تعارف و تبصرہ

احکام القرآن، تالیف: زاہد ملک

اسلامک بک سینٹر، ۹۰-۱/ۃ، کلاں محل، دریا گنج، نئی دہلی، ۱۹۸۶ء

قیمت: ایک سو پچاس روپے۔ صفحات: ۱۹۹

کتاب کے نام کو دیکھ کر اول وہلہ یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اس میں فقہی نقطۂ نظر سے احکام شریعت سے متعلق آیات کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہوگی یا اس نوع کی آیات کی فہرست ترتیب دی گئی ہوگی لیکن اس کی حیثیت اصلاً قرآن کریم کے عام مضامین کے ایک اشاریہ کی ہے جس میں مختلف موضوعات سے متعلق آیات کو ان کے اردو ترجمہ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے اسی لیے اس کتاب کا اصل نام "مضامین قرآن حکیم" ہے جو پہلی بار مطبوعات حرمت راولپنڈی سے ۱۹۸۰ء میں شایع ہوئی تھی اور پیش نظر ہندوستانی ایڈیشن میں نہ معلوم کیوں اس کا نام بدل کر "احکام القرآن" کردیا گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ہندوستانی ایڈیشن میں بھی "حرف آغاز" اور اس کتاب کے تعارف نامہ ("مضامین قرآن حکیم کیا ہے") میں متعدد مقامات پر اس کتاب کا اصل نام (مضامین قرآن حکیم) ہی مذکور ہے اور اسے تبدیل نہیں کیا جاسکا۔

قرآن کریم اول تا آخر کتاب ہدایت ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں انسان کی رہنمائی اس کی بنیادی صفت ہے۔ قرآن کریم نے خود اپنے جو اوصاف بیان کیے ہیں ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لیے سراپا ہدایت ہے (ھدی للناس)۔ اسی حقیقت کے پیش نظر قرآن کریم کے معنی و مفہوم کی وضاحت اور اس سے استفادہ کی سہولیات بہم پہونچانے کا سلسلہ نزول وحی کے زمانہ سے ہی جاری ہے۔ مطالعہ و تحقیق میں وسعت، تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں میں اضافہ اور نشر و اشاعت کے وسائل میں ترقی کے ساتھ قرآن کریم سے استفادہ کو آسان بنانے کی نئی نئی صورتیں

سامنے آرہی ہیں۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کے علاوہ قرآنی آیات کا اشاریہ، موضوعات کے اعتبار سے ان کی تقسیم و ترتیب اور مضامین قرآن کے انڈکس کی تیاری و اشاعت اسی قبیل کی مفید کوششیں ہیں۔ دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ اب اُردو میں بھی ماشاءاللہ اس نوع کی مطبوعات کی کمی نہیں ہے اس موضوع پر اُردو میں جو کتابیں ملتی ہیں ان میں عام طور پر یا تو مختلف موضوعات کی فہرست مرتب کرکے ہر موضوع سے متعلق آیات کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ یا ہر موضوع پر متعلقہ آیات کا صرف اردو ترجمہ دیا گیا ہے یا پھر الگ الگ سورتوں کے مضامین کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ "احکام القرآن" (یا مضامین قرآن حکیم) اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اس میں موضوع یا مضمون کے لحاظ سے آیات کو منتخب کرکے ہر موضوع کے تحت متعلقہ آیتوں کو درج کیا گیا ہے اور ہر آیت کے سامنے ہی اس کا اُردو ترجمہ بھی نقل کیا گیا ہے تاکہ بقول مولف "ایک عام مسلمان قرآن کا مفہوم خود سمجھ سکے اور تعلیمات قرآنی سے وہی نتیجہ اخذ کرسکے جو قرآن کا مدعا ہے" (ص۳۲)۔ لیکن یہ بات محل نظر ہے کہ کیا ایک عام قاری صرف ترجمہ کی مدد سے قرآن کریم کا مفہوم و مدعا سمجھ سکتا ہے۔

مولف نے بجا طور پر یہ اعتراف کیا ہے کہ قرآنی آیات کو موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دینے اور اس کا انڈکس تیار کرنے کی یہ پہلی کوشش نہیں ہے بلکہ اس نہج پر اور کوششیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں لیکن تعجب ہے کہ انھوں نے اس ضمن میں صرف دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے ایک مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن کی ہر جلد کے آخر میں دیئے گئے مضامین کے انڈکس کا اور دوسرے تبویب القرآن (مرتبہ غلام احمد پرویز) کا۔ (ص۲۶-۲۷) تفہیم القرآن کے انڈکس کے بارے میں انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کی مدد سے کسی موضوع پر آیات کا تلاش کرنا اس لیے دقت طلب ہے کہ پہلے چھ جلدوں کا انڈکس دیکھنا پڑے گا اور پھر مطلوبہ موضوع پر آیات کے تلاش کرنے اور ان سے استفادہ کے لیے مختلف جلدوں کی ورق گردانی کرنی ہوگی (ص۲۸) اول تو اس انڈکس کو قرآنی مضامین کے اشاریہ جات میں شامل کرنا یا ان سے موازنہ کرنا ہی صحیح نہیں ہے اس لیے کہ یہ بالخصوص ایک تفسیر سے تعلق رکھتا ہے دوسرے اس کی تمام جلدوں کا مجموعی انڈکس کتابی صورت میں "موضوعات قرآنی" (مرتبہ عرفان خلیلی) کے عنوان سے مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی سے ۱۹۸۵ء میں (زیر تبصرہ کتاب کے ہندوستانی ایڈیشن سے قبل ہی) شایع ہوچکا ہے۔ قرآن کریم کے مضامین کے اشاریہ سے متعلق جو

جو کتابیں زیر تبصرہ کتاب کے اولین ایڈیشن سے قبل شائع ہوئی ہیں ان میں فہرست مضامین القرآن (احساس عباسی گورکھپوری)، ڈکشنری مضامین القرآن (مفتی شوکت علی فہمی) فہرست مضامین قرآنی (محمد عبدالحیؒ) اور مضامین قرآن کی فہرست (محمد شفیع) کو ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد شائع ہونے والی کتابوں میں مضامین القرآن (میر محمد حسین)، مضامین القرآن (سید محمد جعفر فرید سلفی) مطالب قرآن (یعقوب سوہش) اور مشمولات قرآن عظیم (میجر جنرل محمد نواز ملک) قابلِ ذکر ہیں۔ احکام القرآن سے قبل جو کتابیں اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں ان کے بارے میں مولف کا تاثر یہ ہے کہ یا تو وہ بہت مختصر و نامکمل ہیں یا اس انداز سے ترتیب دی گئی ہیں کہ ایک عام مسلمان کے لیے ان سے استفادہ آسان نہیں ہے۔ اسی لیے انھوں نے قرآنی مضامین کے اس اشاریہ (احکام القرآن یا مضامین قرآن حکیم) کو جامع، مکمل اور افادیت سے بھرپور بنانے کی کوشش کی ہے اور اسے اس انداز سے مرتب کیا ہے کہ ایک عام مسلمان کے لیے بھی کم سے کم وقت میں کسی موضوع پر متعلقہ آیات کو تلاش کرنے میں اور ان کے معنی و مفہوم سے واقف ہونے میں کوئی دشواری نہ پیش آئے (ص ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ مولف روزانہ صبح کو تلاوت کے دوران قرآن کریم میں غور و فکر کرتے اور اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ اسی کے ساتھ انھوں نے مضامین کے اعتبار سے آیتوں کو الگ الگ نوٹ کرنے اور ان کی یادداشت تیار کرنے میں دلچسپی لی۔ تقریباً ایک سال بعد جب انھوں نے دیکھا کہ ان کی نوٹ بک انسانی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق قرآنی ہدایات و تعلیمات کا مرقع بن گئی ہے تو انھوں نے موضوعات کے اعتبار سے آیتوں کو باقاعدہ کتابی صورت میں مرتب کرنے کا ارادہ کیا اور پیش نظر تالیف اسی ارادہ کی تکمیل ہے جسے یقیناً مقدس ترین کتاب کی تلاوت کی برکات کا ایک مظہر کہا جاسکتا ہے اس کتاب کی تالیف سے مولف کا مقصود عام لوگوں کو قرآن فہمی میں مدد بہم پہونچانا اور ان کے لیے اس سے استفادہ کو آسان بنانا ہے۔ خود ان کے اپنے الفاظ میں "بے شک قرآن حکیم کی محض تلاوت بھی کار ثواب ہے اس کی تلاوت آنکھوں کا نور، دلوں کی شادابی، چین اور سکون و راحت ہے لیکن اصل بات تو قرآن حکیم کو سمجھنا اس کے لفظ لفظ میں چھپے ہوئے وسیع و عمیق معنوں پر غور و فکر کرنا اور اس میں بیان کی گئی ابدی ہدایات کی روشنی میں کامیاب (دینی و دنیاوی) زندگی بسر کرنا ہے۔ میں نے "مضامین قرآن حکیم" اپنے جیسے ان عام پڑھے لکھے لوگوں کے

لیے تیار کی ہے جو قرآنی تعلیمات سے منور ہو کر اپنے آپ کو صراطِ مستقیم پر لانا چاہتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ قرآنی تعلیمات سے کس طرح استفادہ کریں" (ص ۲۷) اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے مولف نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن کریم ہی اس ضابطہ حیات کا اصل سرچشمہ ہے لیکن اس سرچشمہ کی گہرائیوں تک رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں اس لیے آسان پیرایہ میں قرآن کریم کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی گئی۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ زندگی کے گوناگوں مسائل سے متعلق قرآن مجید کی ہدایات یا اس کی تعلیمات الگ الگ مخصوص سورتوں میں نہیں بیان ہوئی ہیں بلکہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایک ہی حکم یا ہدایات مختلف سورتوں میں مذکور ہے یا ایک ہی موضوع سے متعلق متعدد آیات قرآن کی مختلف سورتوں میں ملتی ہیں اس لیے ایک عام مسلمان کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ہر موضوع پر متعلقہ آیات کا احاطہ کرے اور ان سے رہنمائی حاصل کرے۔ اس کے لیے آسان صورت یہی ہے کہ موضوع یا مضمون کے اعتبار سے آیتوں کو الگ الگ اکٹھا کیا جائے اور انہیں کتابی صورت میں مرتب کیا جائے۔ قرآن حکیم میں غور و فکر کرتے ہوئے وہ اسی نتیجہ تک پہونچے ہیں کہ "اس کے حقیقی مفہوم و مدعا کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے قرآنی تعلیمات کو الگ الگ کرکے سمجھا جائے"۔ اس سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ "مضامین قرآن حکیم" یا "احکام القرآن" کی ترتیب و اشاعت سے اصلاً یہی مقصود ہے کہ عام پڑھے لکھے لوگوں کے لیے قرآن فہمی کی راہیں ہموار ہوں اور روزمرہ کی زندگی میں اس سے استفادہ میں انھیں آسانی ہو۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں چار سو عنوانات کے تحت قرآنی آیات کو منتخب کر کے انھیں ترتیب دیا گیا ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات و اخلاقیات جیسے ابواب کے تحت آیتوں کو جمع کرنے کے بجائے حروفِ تہجی کے اعتبار سے مضامین کی فہرست تیار کی گئی ہے اور اسی فہرست کے مطابق کتاب کے مشتملات کو مرتب کیا گیا ہے۔ کسی موضوع پر متعدد یا کثیر تعداد میں آیتیں دستیاب ہیں تو اس کے تحت صرف اہم آیتوں کو درج کیا گیا ہے اور باقی متعلقہ آیتوں کا حوالہ حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ اس تحدید کی وجہ مرتب نے یہ بیان کی ہے کہ بعض موضوعات پر سو سے زیادہ آیتیں ملتی ہیں ان سب کو درج کرنے کی صورت میں کتاب کا حجم کافی بڑھ جاتا جو جامعیت کے خلاف ہوتا اور قیمت میں لامحالہ اضافہ کی صورت میں یہ کتاب عام آدمی کی قوتِ خرید سے بھی باہر ہو جاتی اور اس سے یقیناً اس کے افادہ عام کا مقصد مجروح ہوتا لیکن یہاں یہ وضاحت

ضروری ہے کہ مندرجہ آیات کی تعداد کے سلسلہ میں تناسب کی رعایت نہیں کی گئی ہے۔ بعض موضوعات کے تحت بیس سے زائد تک آیتیں درج ہیں جبکہ بعض کے ضمن میں صرف ایک دو آیتیں ہی ملتی ہیں مثال کے طور پر "معجزات انبیاء" کے تحت، ۲ آیات مذکور ہیں ص ۱۸۰-۱۸۱) اور تعلیم کے موضوع پر صرف دو آیتیں درج ہیں (ص ۲۷۳) جبکہ تعلیم سے متعلق قرآن میں متعدد آیات دستیاب ہیں۔ کسی موضوع کے تحت متعدد آیتوں کو درج کرتے ہوئے مولف نے سورتوں کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے اور اسی اعتبار سے آیتوں کو یکے بعد دیگرے ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لیے مؤلف نے مختلف صورتیں اختیار کی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض ایسے مضمون کو جسے مختلف یا کم از کم دو عنوان کے تحت ذکر کیا جا سکتا ہے مولف نے "فہرست مضامین" میں اپنی پسند کے مطابق کسی ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے باقی دوسرے متبادل عناوین کو حروف تہجی کے اعتبار سے ان کے مقام پر درج کر کے ان کے سامنے لکھ دیا ہے فلاں عنوان (یعنی مولف کا اصل منتخب کردہ) دیکھئے۔ مثلاً "خیر و شر" کے ہم معنیٰ "نیکی بدی" ہے۔ مولف نے نیکی بدی کو اصل عنوان قرار دیا ہے لیکن اسی کے ساتھ فہرست مضامین میں "خ" کے تحت "خیر و شر" ذکر کر کے اس کے آگے وضاحت کر دی ہے کہ دیکھئے "نیکی و بدی"۔ اسی طرح "تقوی" اور "خوفِ خدا" میں اول کو اصل عنوان بنا کر خوف خدا کے تحت اشارہ کر دیا گیا ہے کہ دیکھئے "تقوی"۔ اس اہتمام سے مقصود جیسا کہ خود مرتب نے صراحت کی ہے یہ ہے کہ ایک مضمون کے متعدد امکانی عناوین ہونے کی صورت میں قاری اسے جس عنوان کے تحت تلاش کرے آسانی سے وہ مل جائے اور ایسا نہ ہو کہ فہرست میں ایک مضمون جس عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے قاری اسے کسی اور عنوان کے ضمن میں تلاش کرے تو اسے مایوسی ہو۔ کسی مضمون کے متعدد یا متبادل عناوین کی صورت میں ان میں سے کسی ایک کو اصل کی حیثیت سے منتخب کرتے وقت مولف نے عام طور پر آسان یا معروف لفظ کو ترجیح دیا ہے جیسا کہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے۔

فہرست مضامین کے علاوہ کتاب کے اندر بھی اس کی افادیت بڑھانے کی بعض اور کوششیں بھی نظر آتی ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اہم مضامین کے تحت متعلقہ آیتوں کو درج کرنے کے بعد ان سے ملتے جلتے دوسرے مضامین کا ذکر "نیز دیکھئے" کے تحت کیا گیا ہے۔ مثلاً "حمد" کے تحت نیز دیکھئے "تسبیح و ذکر الٰہی"، تجارت کے تحت نیز دیکھئے "سود، بیع، ناپ تول"۔ "حیات بعد الموت" کے تحت

"احوالِ قیامت"، لیکن ان ملتے جلتے مضامین کے ضمن میں متعلقہ آیتوں کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک مضمون سے متعلق اس کے اصل مقام پر آیتوں کو مع حوالہ درج کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا ایک اہم و مفید پہلو یہ بھی ہے کہ مختلف موضوعات پر آیات کے جمع و ترتیب کے ساتھ ان کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے اور ترجمہ کے نیچے ہی سورہ کا نام اور آیت نمبر درج ہے۔ بہتر ہوتا کہ سورہ و آیت نمبر اردو ترجمہ کے بجائے عربی متن کے ذیل میں دیا جاتا۔ قرآنی آیات کے اردو ترجمہ کے لیے مولف نے مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ قرآن (فتح الحمید یا نور الہدایت) کو منتخب کیا ہے اور اس انتخاب کے وجوہ یہ بیان کیے ہیں کہ یہ ترجمہ مستند و معتبر ہے اور مترجم "امت مسلمہ کے تمام فرقوں اور طبقوں کے نزدیک ایک غیر متنازعہ شخصیت ہیں"۔ (ص ۳۱)

پیشِ نظر کتاب اس لحاظ سے بھی افادیت سے بھرپور ہے کہ اصل مندرجات سے قبل اس کے شروع میں "حرفِ آغاز"، "مضامین قرآن حکیم کیا ہے"، "قرآن کی عظمت و اہمیت" اور "قرآن حکیم کی اصولی تعلیمات کا مختصر خاکہ" کے عنوان سے چار مضامین دیئے گئے ہیں۔ پہلے میں کتاب کی تالیف کا پس منظر، اس کا مقصد اور دوسری کتابوں سے موازنہ کرتے ہوئے اس کی افادیت و اہمیت واضح کی گئی ہے۔ دوسرے میں کتاب کا تعارف پیش کیا گیا ہے جس میں اس کی ترتیب کے انداز، مضامین کے عناوین کی نوعیت و خصوصیات اور کتاب سے استفادہ کے طریقہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے باب میں قرآن کریم کے فضائل و برکات اور قرآن ہی کی روشنی میں اس کے متعدد اسمار کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ نزول وحی کی تاریخ، قرآن کریم کی کتابت اور اس کے جمع و تدوین کے مسائل سے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے اور اس ضمن میں عقاید (توحید، رسالت و آخرت)، عبادات، معاملات اور حسن معاشرت سے متعلق قرآن مجید کی خاص خاص آیتوں کا اردو ترجمہ مع حوالہ دیا گیا ہے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ "احکام القرآن" اپنے موضوع پر مختلف پہلوؤں سے منفرد و ممتاز ہے۔ اس کے مندرجات سے متعلق چند باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے "تقوی" کے موضوع پر مولف نے ۱۲ آیتیں جمع کی ہیں لیکن ان میں وہ معروف آیت (اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ الحجرات ۱۳) شامل نہیں جس کا اس موضوع پر سب سے زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ اسے "حسب و نسب" (ص ۳۲۴) اور

"وحدت نسل انسانی" (ص۳۱) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ گرچہ آیت کا یہ حصہ اپنے ماقبل اجزا کے ساتھ مل کر ان دونوں مضامین سے بھی مناسبت رکھتا ہے لیکن اسے تقویٰ کے تحت بھی ضرور مذکور ہونا چاہیے تھا۔ "شراب" سے متعلق تین آیتیں بہت معروف ہیں جو اس کے احکام کے تدریجی نزول کو واضح کرتی ہیں۔ اس موضوع کے تحت اس کتاب میں صرف دو آیتیں (البقرہ۔ ۲۱۹، المائدہ۔ ۹۰) درج ہیں (ص۴۸)۔ آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی (النساء: ۴۳) اس ضمن میں مذکور نہیں جبکہ اس موضوع پر یہ اس لحاظ سے اہمیت رکھتی ہے کہ یہ شراب سے متعلق تحریمی حکم کی دوسری منزل کو واضح کرتی ہے۔ مولف نے اس آیت کو "صلوٰۃ" اور "نشہ" کے تحت ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم میں مظاہر قدرت کے مطالعہ اور عبرت کے حصول کے لیے سیر و سیاحت کو مومنین کے اوصاف میں بیان کیا گیا ہے۔ "سیر و سیاحت" کے ضمن میں اس کتاب میں دو آیتیں (آل عمران: ۱۳۷، الروم: ۴۲) مذکور ہیں (ص۱۴۴)۔ یہاں وہ مشہور آیت اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ التوبہ: ۱۱۱۔ ۱۱۲) بھی درج ہونی چاہیے تھی جس میں سیاحت کو مومنین کی صفات میں شامل کیا گیا ہے۔ مولف نے اس آیت کو "مومن کی صفات" کے تحت ذکر کیا ہے۔ سیر و سیاحت کے اس آیت کے ذکر نہ کیے جانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ قرآن میں "السائحون" کا ترجمہ "روزہ رکھنے والے" دیا ہوا ہے جبکہ متعدد مترجمین نے "السائحون" کا ترجمہ سیر و سیاحت کرنے والے یا حصول عبرت و طلب دین کے لیے سفر کرنے والے کیا ہے۔ "بین الاقوامی تعلقات" کے تحت متعدد آیات جمع کی گئی ہیں (ص۲۳۔۲۴) لیکن اس ضمن میں یہ آیت لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المائدہ: ۸) (اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم (ان کے ساتھ) انصاف نہ کرو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی تقویٰ سے زیادہ قریب ہے) مذکور نہیں ہے جبکہ اس میں قوموں سے تعلقات کے ایک نہایت اہم اصول کی جانب رہنمائی ملتی ہے۔ مولف نے اس آیت کو "عدل و انصاف" کے تحت ذکر کیا ہے (ص۲۵۴) لیکن مذکورہ مضمون کے تحت بھی اسے ضرور آنا چاہیے تھا۔ اس کتاب میں اس طرح کی اور مثالیں ملتی ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک آیت جسے مختلف موضوعات کے تحت ذکر کیا جا سکتا ہے اس موضوع کے ضمن میں مذکور نہ ہو سکی جس کے تحت اس کا درج کیا جانا

زیادہ ضروری یا برمحل تھا۔

کتاب میں زکوٰۃ وصدقات دو الگ الگ عنوان قایم کیے گئے ہیں۔ کچھ آیتوں کو دونوں کے تحت ذکر کیا گیا ہے جبکہ بعض آیات کے بارے میں یہ طے شدہ ہے کہ اس کا اطلاق ان میں سے کسی ایک پر ہی ہوتا ہے مثال کے طور پر آیت اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ.... (التوبہ: ۶۰) واضح طور پر زکوٰۃ سے تعلق رکھتی ہے اسے عام صدقات کے ضمن میں ذکر کرنا (ص ۵۰۳) صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ (التوبہ: ۱۰۳) کو صدقات کے تحت درج کیا گیا ہے جبکہ یہ بھی فریضۂ زکوٰۃ سے متعلق ہے۔ زکوٰۃ وصدقات کے علاوہ "خیرات" کے عنوان کے تحت بھی آیتیں جمع کی گئی ہیں اس میں صدقات کی کچھ آیات شامل ہیں اور کچھ انفاق فی سبیل اللہ اور اطعام مساکین سے تعلق رکھتی ہیں۔ صدقات وخیرات کو دو جداگانہ عنوان بنانے کے بجائے ایک ساتھ ذکر کیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔

تقویٰ یا خوفِ خدا (ص ۲۷) اور خشیت الٰہی (ص ۱، ۳-۲، ۳) کو بھی دو الگ الگ مضمون کی حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے لیکن تقویٰ کے تحت بعض ایسی آیات (التوبہ - ۱۸) درج ہیں (ص ۲۷) جو بظاہر خشیت الٰہی سے تعلق رکھتی ہیں اسی طرح "خشیتِ الٰہی" کے ضمن میں "تقویٰ" سے متعلق آیتیں مذکور ہیں (ص ۲، ۳)۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے لیے ایک ہی عنوان قائم کیا جاتا۔ "گناہ" کے تحت تین آیات جمع کی گئی ہیں (ص ۶۶) اور ان میں سے دو آیتوں کو اسی کے مابعد دوسری سُرخی "گناہ کبیرہ" کے ضمن میں بھی ذکر کیا گیا ہے (ص ۶۶)۔ "گناہ" کے عنوان کے تحت آیت اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات: ۱۲) کو بھی ذکر کیا جاسکتا ہے۔ ان کے علاوہ مضامین کی تکرار یا دو ملتے جلتے مضامین کے لیے الگ الگ عناوین کے انتخاب اور دونوں میں مشترک آیتوں کے اندراج کی اور بہت سی مثالیں اس کتاب میں ملتی ہیں۔ بشر اور انسان، خواتین اور عورت، احسان اور نیکی، حسن وجمال اور حسن وجمالِ فطرت، عدل اور عدل وانصاف، عزت ودولت اور عزت وذلت، جیسے ہر دو ملتے جلتے مضامین کے لیے بھی دو الگ الگ سرخیاں قائم کی گئی ہیں اور دونوں کے تحت متعدد مشترک آیتیں ملتی ہیں۔

بعض عناوین اور ان کے تحت جمع کی گئیں آیات میں کوئی مناسبت نہیں معلوم ہوتی مثال کے طور پر "انقلاب" کے تحت گردشِ زمانہ اور تبدیلیٔ حالات سے متعلق آیات درج کی گئی ہیں (ص ۱۹۱)

اردو میں "انقلاب" کا لفظ جس مفہوم میں عام طور پر مستعمل ہوتا ہے اس کے لیے مندرجہ آیات برمحل نہیں معلوم ہوتیں۔ مزید برآں ایک دوسری ہیڈنگ "تغیر وتبدل" کے ضمن میں اسی نوع کی آیات اکٹھا کی گئی ہیں (ص ۲۷۲) جو "انقلاب" عنوان کے تحت درج ہیں۔ اردو میں تقدیر کا لفظ جس معنی میں عام طور پر مستعمل ہے وہ اس مفہوم سے بالکل مختلف ہے جس میں یہ لفظ اسم یا فعل کی صورت میں قرآن کریم میں مختلف مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے تکوینی عمل کو ظاہر کرنے اور اس کی جانب سے زمین و آسمان کی مختلف مخلوقات کے اعمال مقرر کیے جانے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ احکام القرآن یا مضامین قرآن حکیم میں "تقدیر" کے عنوان کے تحت وہ آیات درج کی گئی ہیں جو تقدیر کے مذکورہ بالا مخصوص مفہوم کو ظاہر کرتی ہیں (ص ۲۷۵، ۲۷۶)۔ اس لیے عنوان اور مندرجہ آیات میں بہت زیادہ مناسبت نہیں معلوم ہوتی۔ اسی طرح غلاموں اور خادموں سے متعلق جو آیتیں ہیں ان کے لیے "ملازمین" کی ہیڈنگ لگانا (ص ۲۷۸) بھی محل نظر ہے۔ مزید براں "عمل" کی سرخی قایم کرکے اس کے تحت وہ آیتیں جمع کی گئی ہیں جن میں عمل صالح کا ذکر آیا ہے (ص ۵۵۲۔ ۵۵۳) یہ بھی کچھ برمحل نہیں معلوم ہوتا۔ بہتر ہوتا کہ "عمل صالح" کا مستقل علیحدہ عنوان قایم کیا جاتا۔ اس کتاب کے مشتملات پر نظر ڈالنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ "عمل صالح" کے علاوہ بعض دوسرے اہم و معروف موضوعات بھی چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مثلاً رکوع و سجود، ربوبیت، مقصد تخلیق، محاسبۂ اعمال، نصرت الٰہی، انفاق، اکل حلال، تلاش معاش، ابتغاء فضل اللہ، اسراف و تبذیر اور غیر مسلموں سے تعلقات کے عناوین فہرست مضامین میں نہیں ملتے، جب کہ ان سے کم اہم متعدد سرخیاں قائم کی گئی ہیں جیسے بچپن، جوانی، بڑھاپا، بجلی، خوشبو، گداگری، گھر، صبح وشام، جھاڑ پھونک، درخت، پرند وغیرہ۔

کتابت یا طباعت کی غلطیوں سے شاید ہی کوئی کتاب مبرا ہو، پیش نظر کتاب بھی ان سے مستثنیٰ نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن اس میں بعض غلطیاں املا کی قبیل کی نظر آئیں جن کی نشاندہی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ متعدد مقامات پر ائمہ (امام کی جمع) الف ممدودہ کے ساتھ (آئمہ) ملتا ہے (ص ۸، ۹، ۱۹، ۲۴، ۲۰۳، ۲۰۴) جو یقیناً صحیح نہیں ہے۔ آخر میں یہ وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اس کتاب کی زیر مطالعہ کاپی میں ۱۶ صفحات (۱۴۹-۱۶۴) موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے تیرہ عناوین کے تحت اندراجات کا مطالعہ نہیں کیا جا سکا۔

(ظفر الاسلام اصلاحی)